روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 30 جنوری 2016ء 19 ربیع الثانی 1437 ہجری 30 صلح 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 26

کیا ان کے پاس غیب ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور میں انہیں ڈھیل دیتا ہوں۔ میری تدبیر یقیناً بہت مضبوط ہے۔ کیا تو ان سے کوئی اجر مانگتا ہے کہ وہ چٹی کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہوں۔ کیا ان کے پاس غیب ہے پس وہ (اسے) لکھتے ہیں؟

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۸۴۔نشان۔ ایک دفعہ میری بیوی کے حقیقی بھائی سید محمد اسمٰعیل کا جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن ہے۔ پٹیالہ سے خط آیا جس میں لکھا تھا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا تھا کہ اسحاق میرا چھوٹا بھائی بھی فوت ہوگیا ہے اور تاکید کی تھی کہ خط کو دیکھتے ہی چلے آویں اور اتفاق ایسا ہوا کہ ایسے وقت میں وہ خط پہنچا کہ جب خود میرے گھر کے لوگ سخت تپ سے بیمار تھے اور مجھے خوف تھا کہ اگر اُن کو اِس خط کے مضمون سے اطلاع دی جائے گی تو اندیشہ جان ہے۔ تب میرا دل نہایت اضطراب میں پڑا اُس اضطراب کی حالت میں مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ یہ خبر وفات صحیح نہیں اور میں نے اس الہام سے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور شیخ حامد علی اور بہت سے لوگوں کو اطلاع دی اور پھر بعد اس کے شیخ حامد علی کو جو میرا ملازم ہے پٹیالہ میں بھیجا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت خلاف واقعہ تھی۔ سوچنے کا مقام ہے کہ بغیر خدا تعالیٰ کے کسی کو اُمور غیبیہ پر اطلاع نہیں ہوتی اور یہ خدا تعالیٰ نے ایک ایسی غیب کی خبر دی جس نے خط کے مضمون کو ردّ کر دیا۔

۱۸۵۔نشان۔ بعض نشان اِس قسم کے ہوتے ہیں کہ اُن کے وقوع میں ایک منٹ کی تاخیر بھی نہیں ہوتی کہ فی الفور واقع ہو جاتے ہیں اور ان میں گواہ کا پیدا ہونا کم میسر آتا ہے اِسی قسم کا یہ ایک نشان ہے کہ ایک دن بعد نماز صبح میرے پر کشفی حالت طاری ہوئی اور میں نے اُس وقت اس کشفی حالت میں دیکھا کہ میرا لڑکا مبارک احمد باہر سے آیا ہے اور میرے قریب جو ایک چٹائی پڑی ہوئی تھی اُس کے ساتھ پیر پھسل کر گر پڑا ہے اور اُس کو بہت چوٹ لگی ہے اور تمام کُرتہ خون سے بھر گیا ہے میں نے اُس وقت مبارک احمد کی والدہ کے پاس جو اُس وقت میرے پاس کھڑی تھیں یہ کشف بیان کیا تو ابھی میں بیان ہی کر چکا تھا کہ مبارک احمد ایک طرف سے دوڑا آیا جب چٹائی کے پاس پہنچا تو چٹائی سے پیر پھسل کر گر پڑا اور سخت چوٹ آئی اور تمام کُرتہ خون سے بھر گیا۔ اور ایک منٹ کے اندر ہی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ایک نادان کہے گا کہ اپنی بیوی کی گواہی کا کیا اعتبار ہے اور نہیں جانتا کہ ہر ایک شخص طبعاً اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر پھر جھوٹ بولے۔......

دشمنوں کو کہاں نصیب ہوسکتا ہے کہ وہ ان نشانوں کو دیکھ سکیں کہ جو ایک طرف بذریعہ پیشگوئی بتلائے جاتے اور دوسری طرف معاً پورے ہو جاتے ہیں دشمن کا تو دل بھی دور ہوتا ہے اور جسم بھی دور۔

(الفضل 10۔اپریل 2010ء)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2016ء کا پہلا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 12 تا 18 فروری 2016ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران، سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ قرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ کم ازکم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔ نیز دورانِ ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ فروری 2016ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

بیت الاحد جاپان کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کا خطاب

21 نومبر 2015ء سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! تمام معزز مہمانان کرام! آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج اس تقریب میں ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ آپ کی تشریف آوری اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کھلے دل والے اور مہربان لوگ ہیں۔ آپ لوگوں نے خالصتاً ایک مذہبی تقریب کی دعوت قبول کی ہے جو کہ بیت الذکر کے افتتاح کی تقریب ہے۔

س: مذہب اور بیت الذکر کی تعمیر کا مقصد کیا ہے؟

ج: فرمایا! دینی تعلیمات اور حقیقی بیت الذکر کا مقصد صرف اور صرف امن کا قیام اور معاشرہ کے اندر یکجہتی پیدا کرنا ہے۔ (بیت) کی تعمیر کا اصل اور بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہو جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور پیار پھیلانے کے لئے جمع ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن وانس یعنی تمام بنی نوع انسان خواہ وہ امیر ہیں یا غریب، طاقتور ہیں یا کمزور ان کی تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اپنے خدا کی عبادت کریں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ دور حاضر میں انسان مذہب سے دور ہوگیا ہے اور اکثر لوگ اپنے خالق کو بھلا بیٹھے ہیں اور ایسے لوگوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے جو خدا کی ہستی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔

س: قرآن کریم نے بیت اللہ کا مقصد کیا بتایا ہے؟

ج: فرمایا! خانہ کعبہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ امن اور سلامتی کا مرکز ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ''وہ بنی نوع انسان کو امن و سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے''۔ پس بیوت الذکر لوگوں کو جمع کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور امن کو پھیلانے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔

س: لفظ ''الصلوۃ'' کے حضور انور نے اصطلاحی معنے کیا بتائے ہیں؟

ج: فرمایا! عربی لغت میں عبادت کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے 'الصلوۃ' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ اور اس اصطلاح کا اصل مطلب پیار، محبت، خیر خواہی، بھلائی اور رحمت ہے۔ پس وہ تمام لوگ جو (دین) کی حقیقی تعلیمات کے مطابق عبادات بجالاتے ہیں وہ ہرگز رحم سے عاری اور ظالم نہیں ہوسکتے بلکہ وہ پیار محبت کرنے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کے لئے نیک خواہشات رکھتے ہیں اور جو بنی نوع انسان کے لئے ایک لامتناہی رحمت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ حقیقی عبادت لوگوں کو بے حیائی اور برے کاموں اور فساد سے روکتی ہے اور بنی نوع انسان کو بدی اور گناہ کی پکڑ سے آزاد کرتی ہے۔ پس حقیقی عبادت اللہ تعالیٰ کے فضل، پیار اور احسان کے حصول کا دروازہ ہے۔

س: قرآن کا ایک سنہری اصول مذہبی آزادی اور دوسروں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنا ہے۔ اس کی حضور انور نے کیا وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! جہاں قرآن کریم نے بیوت الذکر تعمیر کرنے اور ان کی حفاظت کی تعلیم دی ہے وہاں دیگر تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی بھی تعلیم دی ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ دوسرے مذاہب اور ان کی عبادتگاہوں کا احترام کریں اور انہیں تحفظ فراہم کریں۔ درحقیقت عالمی مذہبی آزادی دین حق کا نہایت اہم اور ناگزیر اصول ہے۔ اس سنہری اصول کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ کفار مکہ کی طرف سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کے ماننے والوں پر نہایت بے دردی کے ساتھ اور بہیمانہ انداز میں مظالم ڈھائے گئے۔ اور ان پر جنگ مسلط کردی۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دفاعی جنگ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالم صرف اسلام کو ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کو ختم کردینا چاہتے تھے اور اگر انہیں طاقت سے روکا نہ جاتا تو ہر گرجا، کلیسا، مندر اور دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کو سخت خطرہ لاحق ہوجاتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دفاع کرنے کی اجازت دی تو یہ صرف اپنی حفاظت کے لئے نہ تھی بلکہ ہر مذہب کی حفاظت کے لئے تھی۔

س: موجودہ دور میں مذاہب میں بگاڑ کی وجہ اور اس کا حل کیا ہے؟

ج: فرمایا! مذہب کی تاریخ دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ تمام مذاہب اور ان کی تعلیمات ان مذاہب کے بانیان کی وفات کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ بگاڑ دی گئیں۔ سچائی کی تلاش کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود نے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کو پہچاننے اور اس کے آگے سرنگوں ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے بنی نوع انسان کو تمام مظالم اور ناانصافیاں ختم کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہم آہنگی سے رہنے اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے اس بات کو بڑے وثوق سے بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے اور فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے مطابق دینی امور میں کوئی جبر نہیں ہے۔

س: جماعت احمدیہ مذہب کی مقدس تعلیم کو کس طرح دنیا میں پھیلا رہی ہے؟

ج: فرمایا! ہم احمدی حضرت اقدس مسیح موعود کی تعلیمات دنیا کے تمام حصوں میں پھیلانے کی کوشش کررہے ہیں۔ ہم طاقت یا جبر کے ذریعہ نہیں بلکہ پیار اور محبت سے دینی تعلیمات پھیلا رہے ہیں۔ ہماری جماعت اور ہماری بیوت الذکر امن کی مشعلیں ہیں جو اپنے ماحول کو منور کرتی ہیں۔

س: آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر دنیا میں قیام امن کے لئے کیا پیغام دیا؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ ایک گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کالا کسی گورے شخص پر فضیلت کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ نہ ہی کسی عرب کو کسی عجمی پر فضیلت ہے اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت ہے اور نہ ہی کوئی امیر شخص کسی غریب پر کوئی فضیلت رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کی فضیلت اس کے خاندان، دولت اور نسل پر نہیں بلکہ اس بات پر منحصر ہے کہ اس کا خداتعالیٰ سے تعلق کیسا ہے اور اس بات پر منحصر ہے کہ وہ خداتعالیٰ کے حکموں پر کس قدر عمل کرتا ہے۔

س: جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کے حقوق کس طرح ادا کرتی ہے؟

ج: فرمایا! ہم سمجھتے ہیں کہ تمام لوگ برابر ہیں اور ہم رنگ ونسل پر مبنی ہر قسم کی تفریق کے خلاف ہیں۔ جہاں ایک طرف ہم دین کا پیغام پھیلا رہے ہیں وہاں ہم بنی نوع انسان کے حقوق بھی پورے کر رہے ہیں اور جو بھی ضرورت مند ہیں انہیں سہولت اور آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم افریقہ میں، ایشیا میں اور دنیا کے دیگر ترقی پذیر علاقوں میں اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے خدمت بجالا رہے ہیں۔ اسی طرح یہاں جاپان میں بھی خدمت کرتے ہیں جیسا کہ یہاں بعض مقررین نے ذکر بھی کیا ہے۔ دنیا میں ہماری بیوت اور ہماری جماعت کو انسانیت کی بے نفس خدمت کرنے والی جماعت سمجھا جاتا ہے۔ ہم سکول اور ہسپتال چلا رہے ہیں جو دنیا کے دور افتادہ علاقوں میں ضرورتمند افراد کو بلاتفریق رنگ ونسل تعلیم اور طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ ہم تکلیفوں میں گھرے افراد کے آنسو پونچھتے ہیں۔ ہم ان کے غم، بے چینی اور تکلیفیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور ان کو اپنے قدموں پر کھڑا کرنے میں ان کو مدد فراہم کرتے ہیں۔

س: اہل جاپان کو اس خطاب میں کیا پیغام دیا؟

ج: فرمایا! ہم جاپانی افراد کو بتانا چاہے ہیں کہ دین وہ مذہب ہے جو ہمیں اپنے خالق کی پہچان کرنے اور اس سے تعلق قائم کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ آج سے یہ بیت الذکر جو جاپان میں ہماری سب سے پہلی بیت الذکر ہے، اس شہر میں اور تمام جاپان میں ہمیشہ یہی پیغام پہنچائے گی۔ اب جبکہ یہ بیت الذکر تعمیر ہوچکی ہے مجھے یقین ہے کہ مقامی احمدی دین کی کامل تعلیمات پر پہلے سے بھی بڑھ کر عمل کریں گے اور آپ سب پر اس کی حقیقت واضح کریں گے۔

س: اس وقت دنیا کو کس چیز کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت کیسے پوری ہوسکتی ہے؟

ج: فرمایا! یقیناً پہلے سے کہیں زیادہ اب دنیا کو امن اور مفاہمت کی ضرورت ہے۔ پس ہم سب کو باہم دوستی کا ہاتھ تھام کر دنیا کے امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ صرف خداتعالیٰ کے حقوق قائم کرکے اور ایک دوسرے کے حقوق قائم کرکے ہی ممکن ہے کہ ہم پُرامن دنیا کا نظارہ کرسکیں اور امن وسکون سے رہ سکیں۔

س: بیت الذکر کے دروازے کن لوگوں کے لئے ہر وقت کھلے ہیں؟

ج: فرمایا! آخر پر میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کے لئے ہماری بیوت الذکر کے دروازے کھلے ہیں اور یہ دروازے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے ہمیشہ کھلے رہیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان راستوں پر چلیں جو خداتعالیٰ کے انعامات اور فضلوں کو جذب کرنے والے ہیں اور تمام دنیا اس کی برکات کی وارث بن سکے۔ اللہ کرے کہ ہم دنیا میں حقیقی اور نہ ختم ہونے والا امن دیکھیں۔ آمین۔

زندہ امام پیکر نور اور جبریل امین کا محرم راز

شیخ الاسلام حضرت علامہ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مولانا شمس تبریز کے شاگرد اور سالکوں کے رہنما تھے اور آپ کی مشہور عالم مثنوی علم و عرفان اور زہد وتقویٰ کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ آپ نے مثنوی کے دفتر دوم میں زندہ امام کی شان و عظمت فارسی اشعار میں بیان فرمائی ہے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ

''ہر زمانے میں ایک ولی قائم ہے۔ قیامت تک دائمی آزمائش ہے زندہ اور قائم امام وہ ولی ہے خواہ حضرت عمرؓ کی نسل سے ہو یا حضرت علیؓ کی۔ اے نیک بخت مہدی اور ہادی وہی ہے۔ مخفی بھی ہے اور سامنے بھی جلوہ افروز ہے وہ نور کی طرح ہے عقل اس کا جبریل ہے اور اس کا قندیل اس کے کم درجہ کا ولی ہے۔''

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ بریڈفورڈ یوکے

میری اہلیہ محترمہ امۃ النور صاحبہ کی یاد میں

خاکسار 8 جولائی 1967ء کو پہلی دفعہ انگلستان پہنچا اور تقریباً ساڑھے تین سال تک بطور نائب امام بیت فضل لندن خدمت کر کے مورخہ 14 دسمبر 1970ء کو لندن سے واپس ربوہ پہنچا۔ میرے نام وسط نومبر 1971ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید کا گرامی نامہ لاہور میں پہنچا جہاں میں اپنی بہن کے ہاں چند دن کے لئے گیا ہوا تھا کہ آپ سے جلد آکر ملوں۔ خاکسار ربوہ آکر جب آپ سے ملا تو فرمایا

This is high time you get married.

نیز فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے امۃ النور بنت مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کا رشتہ آپ کے لئے تجویز فرمایا ہے اور کہا ہے کہ یہ میری اپنی بیٹی ہے۔ دعا اور استخارہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ میں نے تین دن دعا کی اور خواب میں دیکھا کہ خداتعالیٰ نے مجھے اپنی گود میں لیا ہوا ہے۔ حضور کو خواب بتائی۔ اس کے چند دن بعد حضور نے 28 نومبر 1971ء کو بیت مبارک ربوہ میں دو نکاح پڑھائے۔ ایک مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور محترمہ بی بی امۃ الرشید صاحبہ کی بیٹی امۃ النور (نوشی) کا تھا جو ڈاکٹر شمیم صاحب کے ساتھ طے پایا تھا اور دوسرا خاکسار اور امۃ النور ایم۔اے کا۔ حضور نے خطبہ نکاح میں بھی یہی فرمایا کہ یہ امۃ النور بھی میری بیٹی ہے۔

5 فروری 1972ء کو ہماری شادی ہوئی۔ رخصتی کے موقعہ پر حضور تشریف لائے اور امۃ النور کو ایک خطیر رقم اس خوشی کے موقع پر عطا فرمائی اور مجھے بھی تحفہ سے نوازا۔

شادی کے وقت ہم تحریک جدید کے ایک کوارٹر میں منتقل ہو گئے۔ ہمیں بجلی، گیس، کرایہ اور چندہ وغیرہ کٹنے کے بعد 100 روپے سے کم الاؤنس انعام ملا۔ میں نے وہ رقم امۃ النور کو دیتے ہوئے کہا کہ گھبرانا نہیں۔ ہمارا گزارہ اس الاؤنس سے نہیں ہوگا بلکہ خداتعالیٰ کے فضل سے ہوگا۔ امۃ النور نے مجھے جواب دیا کہ ہمارے ابا مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور ان کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے گزری ہے۔ مجھے اس بارہ میں کوئی فکر نہیں۔ آپ بھی فکر نہ کریں۔ اس دن کے بعد امۃ النور نے میرے سارے فکر سمیٹ لئے۔ بس ایک ہی چیز ان کے پیش نظر تھی کہ میں بے فکر ہو کر اپنے فرائض نبھاؤں۔ ہماری 41 سالہ رفاقت بہت خوشیوں کے ساتھ گزری۔ ہر لمحہ خداتعالیٰ بیکراں انعامات سے نوازتا رہا اور ہماری دستگیری فرماتا رہا۔

امۃ النور کو ایف۔ اے، بی۔ اے میں سکالرشپ ملتا رہا۔ بی۔ اے کے بعد پنجاب یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم کی طرف میلان تھا۔ نمبر بھی بہت اچھے تھے لیکن والدین اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ امۃ النور ربوہ کے جنت نظیر ماحول سے نکل کر لاہور میں داخلہ لے۔ گھر کے مالی حالات بھی اس کی اجازت نہ دیتے تھے۔ محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب تعلیم الاسلام کالج میں عربی کی کلاسز لیتے تھے۔ آپ نے امۃ النور کے والد مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کو پُرزور تحریک کی کہ امۃ النور کو ایم۔اے عربی کے لئے کالج میں داخل کروا دیا جائے۔ اس سے ایک تو اس کی آگے پڑھنے کی خواہش کی تسکین ہوگی اور دوسرے یہ کہ اسے قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے میں مدد ملے گی۔ چنانچہ کالج میں پانچویں سال میں داخلہ ہو گیا۔ وظیفہ تو مل ہی رہا تھا۔ ہوسٹل وغیرہ کا کوئی خرچ نہیں تھا جو لاہور میں ہونا تھا۔ ایم۔اے فائنل میں امۃ النور تمام لڑکوں اور لڑکیوں میں اول رہی اور میڈل کی حقدار قرار دی گئی۔

عربی میں اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے امۃ النور کو کئی قسم کی خدمات کی توفیق ملی۔ حضرت چھوٹی آپا کے زمانہ صدارت میں بہت سال خدمت کی۔ چھوٹی آپا کے ساتھ تربیتی کلاسز میں کام کیا۔ مرکزی سیکرٹری موصیات اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری تعلیم 6 سال تک رہیں۔ کئی سال مرکزی تربیتی کلاس میں پہلا انعام لیتی رہیں۔ لجنہ کے مقالہ نویسی کے مقابلوں میں کئی سال تک پہلے انعام کی حقدار قرار پائیں۔ جلسہ سالانہ پر سٹیج کی ڈیوٹی حضرت مہر آپا کے ساتھ دیتی رہیں۔ اپنے محلّہ دارالرحمت وسطی میں شادی سے قبل ناصرات کے پروگراموں میں مرکزی کردار ادا کیا اور بچیوں کو ان کے نصاب کی خوب تیاری کرواتی رہیں۔

انگلستان میں خاکسار کے ساتھ 23 سال تک ہاتھ بٹاتی رہیں۔ ابتداء میں لندن میں میرے ریجن میں 28 جماعتیں ہوتی تھیں۔ میرے ساتھ ہر جماعت میں کئی کئی بار گئیں اور لجنہ اور ناصرات کی تربیت کا فریضہ سرانجام دیا۔

ساؤتھ آل میں ہم 16 سال رہے اور یارکشائر میں امۃ النور میرے ساتھ ساڑھے چھ سال کام کرتی رہیں۔ سینکڑوں دعوت الی اللہ کی مجالس میں اکیلی مہمانوں کے لئے کھانا پکاتیں۔

اہلیہ انتہائی خوش مزاج تھیں اور مزاح کا برجستہ جواب دیتیں جو ان کی علمی دسترس کا ثبوت ہوتا۔ اہلیہ نوافل، تلاوت قرآن کریم اور دعاؤں کی عاشق تھیں۔ ہر نماز سے قبل نوافل ادا کرتیں۔ ظہر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد لمبے نوافل ادا کرتیں اور دعائیں کرتی تھیں۔ نماز تہجد اور تلاوت قرآن کریم ان کی روحانی غذا تھی۔ میں نے سالہا سال مشاہدہ کیا کہ نماز تہجد میں شاید ہی کبھی ناغہ ہوا ہو۔ وفات سے ایک ڈیڑھ ہفتہ پہلے تک وضو کر کے نمازیں ادا کرتی رہیں۔ آخری تین دن میں شدید بخار اور کمزوری اور تِلی کی شدید تکلیف میں مارفین دی جاتی تھی لیکن بار بار نماز کا پوچھتیں اور لیٹے لیٹے تیمّم کر کے نمازیں ادا کرتی رہیں۔ بریڈفورڈ بیت المہدی میں نماز تہجد کے بعد باجماعت نماز فجر ادا کرتیں اور پھر دیر تک لجنہ کے ہال میں تلاوت قرآن کریم کرتیں۔ قصیدہ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَان روزانہ زبانی پڑھتیں اور پھر اپنے بستر پر آکر سونے تک ادعیۃ الرسول ﷺ اور ادعیۃ المسیح الموعود دیر تک پڑھتی رہتیں۔ ان کی وفات پر میں نے ان کی bedside table دیکھی تو وہ دعاؤں کی کتب سے بھری پڑی تھی۔ یہی نہیں مختلف صفحوں پر اور نوٹ بکس میں کئی دعائیں لکھی ہوئی تھیں۔

گھر میں امۃ النور نے بچپن سے ہی اپنے باپ کو خدمت قرآن میں مشغول پایا تھا۔ اس کا اثر تھا کہ شادی کے بعد قرآن کریم پڑھانا ان کی سب سے بڑی تمنا بن گئی تھی۔ ربوہ میں ہمارے گھر میں بچیوں اور بچوں کو قرآن کریم اور قاعدہ پڑھانا شروع کیا۔

ساؤتھ آل، ہڈرزفیلڈ اور بریڈفورڈ میں قرآن کریم پڑھانے میں بڑی محنت کی۔ وہ ہر بچہ اور لجنہ کو الگ الگ ٹائم دیتی تھیں اور بعض اوقات عصر سے لے کر عشاء تک ان کی کلاس جاری رہتی۔

ساؤتھ آل میں بعض غیر از جماعت بچیاں اور ان کی مائیں ان سے قرآن کریم پڑھنے کے لئے آنے لگیں۔ امۃ النور ہر ایک کو بتاتی تھیں کہ بحمد اللہ ہم احمدی ہیں پڑھنا ہے تو شوق سے پڑھو۔ ایک غیر از جماعت خاتون کو ان کے عزیزوں نے خوب زور لگا کر بہکانے کی کوشش کی کہ یہ تو غیر مسلم قادیانی اور مرزائی ہیں تم کیوں یہاں پڑھنے آتی ہو لیکن وہ امۃ النور کے پاک نمونہ کو دیکھ کر ہماری گرویدہ ہو چکی تھیں۔ انہوں نے اپنی ان عزیزوں سے کہا کہ ہم سال بھر سے یہاں آرہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ تم سے اچھے ہیں۔ امۃ النور کی نیکی اور تقویٰ کا اثر ساجدہ کی فیملی پر ہوا۔ ساجدہ کے میاں شکر گزار تھے کہ آپ کی وجہ سے ساجدہ اور فہیمہ نے نماز سیکھی اور اب وہ سب نمازیں پڑھنے لگی ہیں۔ قرآن کریم کی دولت سے آپ نے ہمیں برکت دی ہے۔

اسی عرصہ میں امۃ النور لجنہ ساؤتھ آل کی صدر بن گئیں۔ انہوں نے اس فیملی کو لجنہ کے اجلاسوں میں شریک کرنا شروع کیا۔ اب فہیمہ کو کچھ کچھ انگریزی آچکی تھی۔ وہ اپنی ماں کے لئے ترجمان بن گئی۔ لجنہ کے اجلاسوں میں اہلیہ نے خوب رونق پیدا کر دی۔ لجنہ کی تعداد بڑھ گئی تو ہال کرایہ پر لے کر وہاں لجنہ کی میٹنگز ہونے لگیں۔ یہ افغان فیملی ڈیڑھ ڈیڑھ صد لجنات کا کھانا لاتی اور ہر کام میں دلچسپی سے شریک ہونے لگی۔

امۃ النور میرے ساتھ ڈیڑھ سال تک Slough جماعت میں جا کر قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ اسی طرح ہم ڈیڑھ سال تک Watford میں قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ ان دونوں جماعتوں کے تقریباً 100 فیصد افراد مرد و زن کو ہمیں قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ Hayes جماعت میں اور Crawley جماعت میں کئی ماہ تک ہم نے کلاس لی۔

Hayes کی جماعت میں ایک ادھیڑ عمر کی خاتون مسز نسیم راجہ نے اہلیہ سے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا اور پھر خود قرآن کریم پڑھانے لگیں۔ صدر صاحبہ لجنہ بریڈفورڈ ساؤتھ مکرمہ بدر صاحبہ نے اہلیہ سے قرآن کریم پڑھا اور وہ ہمیشہ بڑی محبت سے اہلیہ کی اس خدمت کو یاد کرتی رہیں۔ امۃ النور نے کہیں سے حضرت چھوٹی آپا کے حوالہ سے یہ سن رکھا تھا کہ قرآن پڑھانے والوں کو قرآن کا دور مکمل ہونے اور آمین کروانے کے وقت کوئی تحفہ نہیں لینا چاہئے۔ بعض خواتین بڑے قیمتی تحفے لاتیں لیکن صاف انکار کر دیتیں۔

چند سالوں سے دل میں یہ شوق تھا کہ میں اللہ کا ایک گھر بناؤں تا اللہ مجھے جنت میں گھر دے دے۔ چنانچہ سیرالیون اور بنین میں ان کی طرف سے بیوت الذکر بن چکی ہیں اور ٹوگو میں بیت بنوانے کا مرکز سے حکم ہو چکا ہے۔ الحمدللہ اسی طرح ہڈرزفیلڈ کی نئی بیت التوحید، بریڈفورڈ میں بیت المہدی اور ویلز میں انصار کی طرف سے آئندہ تعمیر ہونے والی بیت الذکر میں حصہ ڈالا۔

مالی قربانیوں میں امۃ النور ایک عجیب شان رکھتی تھیں۔ ہمارا سب سے چھوٹا بیٹا ظہیر جب فیصل آباد سینٹ رافیل ہسپتال میں پیدا ہوا۔ ہسپتال جانے سے قبل امۃ النور نے اپنا سب سے قیمتی اور وزنی ہار مجھے دیا کہ تحریک جدید کو دے دیں۔ پھر تاکید کی کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں زندہ رہوں یا نہ۔ یہ ہار ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دینا جو بحمد اللہ ظہیر کی پیدائش کے معاً بعد وکالت مال اول کو بھجوا دیا گیا۔

جماعتی رسائل اور کتب کے مطالعہ کا گویا نشہ تھا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب، خلفائے سلسلہ کی کتب۔ علمائے سلسلہ کی تصانیف کا مطالعہ کرتی رہتی تھیں۔ میں نے زرکثیر خرچ کر کے تاریخ اور سیرت کی کتب پاکستان سے منگوائی تھیں۔

ہمارے مشن ہاؤس سے ایک مکان چھوڑ کر بڑا خوبصورت پارک شروع ہو جاتا ہے۔ ہم روز سیر کے لئے جاتے اور بالعموم پارک کے کئی چکر لگاتے۔ ہمارے ایک ہمسائے میاں بیوی سکھ فیملی سے تھے بہت ہمدرد اور شریف النفس تھے۔ بعض اوقات اس گھر کی خاتون خانہ بھی سیر کے لئے آتیں۔ خاکسار امۃ النور سے کہتا آپ اپنی ہمسائی کے ساتھ سیر کریں وہ بی بی میری اہلیہ کو پورے برقعہ میں ملبوس سیر کرتے ہوئے دیکھتی تو کہتی یہ ہندوستان پاکستان نہیں ہے یہاں برقع کی ضرورت نہیں۔ امۃ النور انہیں جواب دیتیں کہ میں تو خدا کے حکم پہ برقعہ پہنتی ہوں۔ اگر ہندوستان کا خدا کوئی اور ہے اور یہاں کا اور تو میں تمہاری بات مان لیتی ہوں۔ اس پر وہ خاموش ہو جاتی۔ یہ میاں بیوی ہم سے محبت کرتے

تھے اور مشن ہاؤس کی حفاظت میں مدد کرتے تھے۔

امۃ النور کو 16 سال ساؤتھ آل میں آکر رہنا پڑا۔ یہاں ہم میاں بیوی کے علاوہ چار بچے رہتے تھے۔صرف ایک بیڈروم۔ایک سٹور اور سٹنگ روم تھا۔ رات کو سٹور اور سٹنگ روم کو بیڈ روم بنا دیتیں اور صبح بچوں کے سکول جانے پر ہر چیز سمیٹ کر یوں رکھتیں کہ دیکھنے والا قیاس بھی نہیں کرسکتا تھا کہ رات کو یہ کمرے بیڈ رومز بنے ہوئے تھے۔ صفائی اور سلیقہ ان کے دو بڑے گوہر تھے۔ جب بھی کوئی ہمارے گھر آتا گھر کی صفائی اور سلیقہ کی تعریف کرتا۔ لجنہ گواہ ہے کہ ہڈرزفیلڈ اور بریڈفورڈ میں بھی امۃ النور نے گھر کو یوں سنبھالا ہوا تھا کہ لجنہ اس صفائی ستھرائی۔ ترتیب اور سلیقہ کو حیرت کی نگاہ سے دیکھا کرتی تھیں۔امۃ النور اپنے گھر سے زیادہ ساؤتھ آل اور ہڈرزفیلڈ کی بیت کی صفائی کا خیال رکھتی تھیں۔ کہتی تھیں دعا کریں اللہ تعالیٰ اس خدمت کے بدلہ میں جنت میں ایک خوبصورت گھر دے دے۔

امۃ النور کی بیماری میں حضرت آپا جان حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعائیں کرتی رہیں۔ امۃ النور کی وفات پر حضرت آپا جان نے ہماری بیٹی قرۃ العین سے تعزیت کی اور ایک فقرہ کہا جس سے قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیسی برکتوں والا امام عطا فرمایا ہے جس کا دل ایک فرد کے لئے نہیں بلکہ ساری جماعت کے دکھ اور غم میں پگھل رہا ہے اور دن رات اس ماں باپ سے بڑھ کر شفیق آقا و امام کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں۔

بیٹی سے حضرت آپا جان نے فرمایا کہ ’’آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جاپان کے سارے سفر میں حضور کو نوری کا دھڑکا لگا ہوا تھا‘‘۔ میں خدمت اقدس میں روزانہ دعا کے لئے فیکس بھجوا رہا تھا۔ لمحہ لمحہ کی حضور کو خبر تھی۔امۃ النور کیسی خوش نصیب ہے کہ کروڑوں کے امام کی توجہ اس کی طرف تھی۔

امۃ النور کی وفات 25 نومبر 2013ء کو فجر کی نماز کے دوران ہوئی۔

امۃ النور ایک حلیم دل لے کر اس دنیا میں آئی تھیں۔ میں نے بارہا مشاہدہ کیا کہ دوسروں کی تکلیف ان سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔ ہمارے اپنے وسائل ایسے نہیں تھے کہ ہر دکھیاری کی مدد کرسکتے لیکن امۃ النور اپنے پر تنگی وارد کرکے دوسروں کی مدد کرتیں۔

امۃ النور نے کئی سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ڈاک کا کام کیا ان کا خط انتہائی خوبصورت تھا۔ مضمون کے اعتبار سے سینکڑوں خطوط پڑھ کر مضمون وار انہیں ترتیب دیتیں اور اس طرح ان کا خلاصہ نکالتیں کہ ایک سے مضمون کے خط جمع ہونے کی وجہ سے حضور کو بہت آرام سے ملاحظہ کا موقع ملتا۔ میرے پاس امۃ النور کے نام حضور کے کئی نوٹس اور خط ہیں جن میں حضور نے ان کی عرق ریز محنت اور سلیقہ سے خلاصہ نکالنے کی تعریف کی ہے۔ساؤتھ آل مشن ہاؤس میں ویسے ہی ہماری سخت مصروفیت تھی۔ امۃ النور عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر ڈاک کا کام شروع کرتیں اور بارہا نصف شب تک یہ کام کرتیں۔

امۃ النور کی ایک بہت بڑی اور عظیم خدمت یہ ہے کہ انہوں نے لمبے عرصہ تک میرے ساتھ گھنٹوں تاریخ احمدیت برطانیہ کا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ میں بعض اوقات گھنٹوں انہیں املاء کرواتا جاتا اور وہ رات دیر تک میری مدد کرتیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانہ میں خاکسار کے ساتھ فرانس، بیلجیئم ، جرمنی، ربوہ، قادیان، کینیڈا اور سویڈن گئیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض ملکوں میں خاکسار کو جلسوں میں نمائندہ خاص کے طور پر بھجوایا۔ حضور کی اجازت سے امۃ النور بھی ساتھ گئیں۔ مثلاً ہالینڈ ، اٹلی ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ میں میرے ساتھ رہیں اور ہم نے خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں اور برکتوں سے حصہ لیا۔ الحمدللہ۔

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ہماری ساری فیملی کو دسمبر 2000ء میں عمرہ کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔اس مبارک سفر کا ایک مقصد یہ تھا کہ ہم اپنی بیٹی کے مناسب رشتہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ گویا یہ استخارہ کی دعا تھی جو امۃ النور۔ خاکسار اور عینی بیٹی کر رہے تھے کہ خدا تعالیٰ ہماری راہنمائی فرمائے۔

امۃ النور کو دوسری بار عمرہ کی سعادت 2011ء میں ملی جبکہ ہمارا بیٹا طارق احمد طاہر ریاض میں کام کر رہا تھا۔ اس کی وجہ سے ہمیں بہت آرام ملا۔ (MOVEN PICK) موون پک ہوٹل میں مکہ میں اور مدینہ میں ہمارا آٹھ دن کا قیام تھا۔ مکہ میں تو اس ہوٹل اور خانہ کعبہ کے صحن کے درمیان کوئی سڑک نہ تھی۔ ہوٹل سے نکلیں تو خانہ کعبہ کے صحن میں پہنچ جاتے تھے۔ طارق نے زور دے کر اپنی امی کو کرسی (wheelchair) پر عمرہ کروایا۔ امۃ النور کو اس وجہ سے بہت آرام ملا۔ گو امۃ النور کہتی تھیں کہ میں پیدل چل لوں گی ۔ طارق نے اپنی ماں کی خدمت کرکے جنت کمالی۔ عمرہ کے بعد تو ہم روزانہ طواف کرتے۔ راتوں کا اکثر حصہ کعبہ کے قریب دعاؤں میں گزارتے اور مدینہ میں بھی ہم ہر فکر سے آزاد ہوکر نوافل اور دعا کے لئے وقف تھے۔

امۃ النور متوکل علی اللہ دعا گو۔ غریب پرور۔ ہر ایک کی خیر خواہ اور ہمدرد۔ صدقہ خیرات کی خوگر۔ خلافت کی سچی عاشق۔ خلیفہ وقت سے زندہ تعلق رکھنے والی۔ اور بچوں کو خلافت کے ساتھ ملاقاتوں اور خطوط کے ذریعہ مضبوط تعلق پیدا کرنے کی تربیت دینے والی۔ مستجاب الدعوات۔ علمی و ادبی ذوق رکھنے والی۔ دینی علوم قرآن و حدیث و فقہ میں دسترس رکھنے والی۔ تربیت کے رموز سے آشنا۔ عاشق قرآن۔ بہت نکتہ رس۔ ذہین و فہیم اور زندہ دل۔ اپنے پاکیزہ مزاح کی وجہ سے ہر محفل کی رونق اور میرے لئے اور بچوں کے لئے ان کا وجود ٹھنڈی چھاؤں کی طرح تھا۔

اے امۃ النور جا۔ تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ جا اور اس کی پیار بھری گود کی ابدی جنتوں میں رہ۔ آمین

حضرت خواجہ میر درد۔ چند منتخب اشعار

خواجہ میر دردؔ کا اصل نام خواجہ میر تھا اور دردؔ آپ کا تخلص۔ آپ کے والد صاحب دیوان شاعر تھے اور آپ کے بھائی بھی شاعری کرتے تھے۔ اردو شاعری میں خواجہ میر دردؔ کا شمار اساتذہ میں ہوتا ہے۔ آپ کی شاعری میں تصوف کا رنگ نمایاں ہے۔ آپ کا خاندان دلی کے علاقے میں بہت احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

ارض و سما کہاں تیری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تُو سما سکے

....

وائے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا

....

ان لبوں نے نہ کی مسیحائی
ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا

....

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

....

شمع کی مانند ہم اس بزم میں
چشم تر آئے تھے دامن تر چلے

....

دردؔ اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے
جو سانس بھی نہ لے سکے وہ آہ کیا کرے

....

مجھے ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

....

حال مجھ غمزدہ کا جس تس نے
جب سنا ہو گا رو دیا ہو گا

....

دل بھی اے دردؔ قطرۂ خوں تھا
آنسوؤں میں کہیں گرا ہو گا

....

روندے ہے مثل نقش قدم، خلق یاں مجھے
اے عمر رفتہ! چھوڑ گئی تو کہاں مجھے

....

سب کے تم یاں ہوئے کرم فرما
اس طرف کو کبھی گزر نہ کیا

....

دیکھنے کو رہے ترستے ہم
نہ کیا رحم تو نے پر نہ کیا

....

جگ میں آ کر ادھر اُدھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

....

نالہ فریاد آہ اور زاری
آپ سے ہو سکا سو کر دیکھا

(انتخاب انور ندیم علوی)

مکرم عبدالعزیز صاحب

میرے بھائی مکرم نصیر احمد انجم صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم نصیر احمد انجم صاحب عمر میں مجھ سے دو سال چھوٹے تھے، مگر خدا نے انہیں ایسا مقام و رتبہ عطا فرمایا کہ میں انہیں اپنے سے بڑا سمجھتا رہا۔ آپ کے بچپن میں والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کی وجہ سے والدین کی دعائیں، والد صاحب کا نیک نمونہ اور حضرت مرزا عبدالحق صاحب مرحوم کے قریب رہائش ہونے کی وجہ سے ان کی صحبت ان کی تربیت کا گہرا ذریعہ بنی۔ بچپن سے ہی لڑائی جھگڑے سے اجتناب، پڑھائی میں محنت کی عادت اور طبیعت میں سادگی تھی اور یہ اوصاف اعلیٰ مقام حاصل ہونے کے باوجود طبیعت کا حصہ رہے۔ مطالعہ کا شوق شروع ہی سے تھا اور بعض کتابیں حضرت مرزا عبدالحق صاحب سے لے کر مطالعہ کرتے۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب اپنی کوٹھی میں واقع بیت المبارک میں ترجمہ قرآن کلاس لیا کرتے تھے، میٹرک میں نصیر صاحب نے بھی اس کلاس میں شمولیت اختیار کی۔ سردیوں کے دنوں میں سکول سے بائیسکل پر گھر واپس پہنچتے تو کلاس کا وقت ہو چکا ہوتا۔ بعض اوقات بغیر یونیفارم تبدیل کئے اور کھانا کھائے کلاس میں پہنچ جاتے تاکہ ابتدائی سبق رہ نہ جائے۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب گزشتہ سبق کا جائزہ بھی لیتے تو اکثر اس بات کا ذکر کرتے کہ سب سے اچھی تیاری نصیر کی ہوتی ہے۔

برادرم مکرم نصیر انجم کو جامعہ احمدیہ میں اس کلاس کا بہت فائدہ ہوا۔ میٹرک میں اُس وقت کے لحاظ سے بہت اچھے نمبر حاصل کئے، ہر فیلڈ میں باسانی داخلہ مل سکتا تھا مختلف احباب نے مختلف مشورے دیئے، ایک دن ظہر کی نماز کے بعد مرزا عبدالحق صاحب نے نصیر انجم کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کی تحریک کی (اس سے پہلے کوئی ارادہ نہ تھا) نصیر انجم نے رات کو والد صاحب سے مشورہ کیا اور مرزا صاحب کی تحریک کے بارہ میں بتایا، والد صاحب نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور حتمی فیصلہ نصیر صاحب پر چھوڑ دیا، لہٰذا انہوں نے مرزا صاحب کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کا فیصلہ کر لیا، پھر مرزا صاحب کی دعائیں شامل حال رہیں اور نصیر انجم نے جامعہ احمدیہ کے پہلے سال میں پوزیشن حاصل کی پھر مسلسل سات سال تک اس پوزیشن کو برقرار رکھا۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے اچھے نمبروں کے باوجود صرف ایک تحریک پر داخلہ لینے کے فیصلہ کو سراہتے ہوئے اکثر خطبہ جمعہ میں میٹرک کے باقی طلباء کو تحریک کرتے ہوئے نصیر انجم کا ذکر بھی کیا۔ جامعہ کی تعلیم کے دوران ہی ایف۔اے کا امتحان بھی دیا اِس موقع پر سرگودھا آئے ہوئے تھے، ان دنوں میں ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں جماعت کے خلاف مہم زوروں پر تھی، حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی کوٹھی

نصیر احمد انجم صاحب

پر خدام کی ڈیوٹی لگتی تھی، نصیر انجم نماز کے لئے جاتے مرزا صاحب کی کوٹھی میں بیت المبارک میں جاتے تو بعد میں خدام میں جماعتی گفتگو شروع ہو جاتی اور کئی کئی گھنٹے وہیں گزار دیتے اور ڈیوٹی کا حصہ بن جاتے، ڈیوٹی کی نگرانی خاکسار کے سپرد تھی، میں نصیر انجم کو کہتا کہ یہاں کافی خدام موجود ہیں آپ جا کر پیپر کی تیاری کریں مگر ان کا اِس ماحول سے اُٹھ کر جانے کا دل ہی نہیں چاہتا تھا، رات کو چند گھنٹے پڑھ کر صبح پیپر دینے چلے جاتے، میرا خیال تھا کہ اِس معمولی تیاری سے نمبر بھی معمولی سے آئیں گے، مگر رزلٹ میں فرسٹ ڈویژن لے کر سب کو حیران کر دیا۔ پھر اسی طرح بی۔اے بھی پاس کیا اور اپنی ایک رشتہ دار کو ایم۔اے عربی کی تیاری کراتے ہوئے محسوس کیا کہ یہ امتحان تو میں بھی دے سکتا ہوں اور داخلہ بھجوا دیا اور ایم۔اے (عربی) بھی فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

جامعہ میں استاد مقرر ہونے کے بعد مصروفیات دن بدن بڑھتی چلی گئیں، خدام الاحمدیہ اور پھر انصار اللہ کی ذمہ داریاں، تشحیذ اور انصار اللہ کے ایڈیٹر بھی رہے، دارالقضاء اور M.T.A کی ذمہ داریاں، جامعہ احمدیہ کے پرانے کوارٹرز اِس طرز کے تھے کہ ایک دروازہ جامعہ کی سائیڈ پر اور ایک ریلوے لائن کی طرف کھلتا تھا، نصیر انجم کبھی جامعہ والے دروازے سے اور کبھی دوسرے دروازے سے کسی نہ کسی جماعتی کام کے لئے نکل جاتے۔ ایک دفعہ ہم سب نصیر کے گھر آئے ہوئے تھے تو کسی نے کہا کہ نصیر صاحب تو گھر ہی نہیں ملتے تو والد صاحب نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ وہ تو اس دروازے سے آتا ہے اور اس دروازے سے نکل جاتا ہے۔

گھر میں آنے والے مہمانوں کا بہت خیال رکھتے، جنہیں جلدی سونے کی عادت ہوتی ان کا بستر جلدی لگوانے کی فکر میں رہتے جنہیں چائے کی عادت ہوتی ان کی چائے کا خیال رکھتے، غرض نصیر صاحب اور ان کی اہلیہ مہمان نوازی کا پورا پورا حق ادا کرتے۔ ایک رشتہ دار نے کہا کہ دارالضیافت کی طرح نصیر انجم صاحب کے گھر میں بھی ہر وقت کھانا تیار رہتا ہے، بفضل خدا اسی مہمان نوازی کی بدولت گھر میں ہر وقت برکت رہتی اور ہر آنے والا شاید ہی کچھ کھائے پیئے بغیر واپس جاتا۔ گھر میں باتوں باتوں میں بچوں کی تربیت کا خیال رکھتے، باوجود اتنی مصروفیت کے خاندان کے سب مسائل کے حل کی پوری پوری کوشش کرتے اور ہر ایک کے مسئلہ کو اپنا مسئلہ سمجھتے، میرے بچوں کو اکثر باتوں میں جب راہنمائی کی ضرورت ہوتی تو فوراً چاچو نصیر کو فون کرتے اور بہتر مشورہ پا کر بہت خوش ہوتے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور سکول کے زمانہ سے ہی اپنے دوستوں کو دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ گیم کا شوق شروع ہی سے تھا اور آخر وقت تک گیم کرتے رہے۔ ہر ایک کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رہا، وفات سے قبل برین ہیمبرج کے بعد جب آپ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں زیرِ علاج تھے تو حال پوچھنے والوں کی کثرت سے اور پھر وفات پر ملک اور بیرونِ ملک سے آنے والی ٹیلی فون کالز نے رشتہ دار اور غیر رشتہ دار کا فرق مٹا ڈالا۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے نصیر صاحب سب کے بہت پیارے تھے ہسپتال میں آنے والے ایک دوست سے پوچھا گیا کہ ان کی نصیر صاحب سے کیا رشتہ داری ہے تو انہوں نے کہا میرا تو صرف ان سے قریبی تعلق تھا اور ساتھ ہی کہنے لگے ان کی تو ساری جماعت سے رشتہ داری تھی۔ مکرم مرزا نثار صاحب پسر حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے بتایا کہ ''نصیر صاحب کی وفات سے دو روز قبل نصیر انجم کے متعلق دعا کرتے ہوئے بشارت دی گئی کہ گویا اللہ تعالیٰ نے اب ان کو اپنی رحمت کے لئے چن لیا ہے، اپنے پاس بلانے کا ارادہ کر لیا ہے، چنیدہ لوگوں میں سے ہیں۔''

برادرم مکرم نصیر احمد انجم صاحب اپنے جماعتی مقام کی وجہ سے خاندان بھر کیلئے باعثِ فخر تھے۔ بچوں کیلئے پیارے چاچو، بہترین مشیر اور مخلص دوست تھے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے خاندان میں ان جیسے اور وجود پیدا فرمائے اور ہم کو ان کے اوصاف کو زندہ رکھنے کی توفیق دے اور خدا ان کو اپنے قربِ خاص میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں اور دعاؤں کا فیض ان کے بچوں اور سارے خاندان کو پہنچتا رہے۔ آمین

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب

مکرم چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم

جب تک خاکسار ربوہ کی مبارک بستی میں رہائش پذیر رہا وہاں پر بہت سارے بزرگوں اور نفیس دوستوں سے استفادہ کرنے کا موقعہ ملتا رہا ان نفیس اور محبت کرنے والے دوستوں میں سے ایک دوست مکرم چوہدری رحمت علی صاحب بھی تھے جو ایک عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد محلّہ دارالبرکات ربوہ میں وفات پا گئے تھے۔ خاکسار کا ربوہ میں ایک دہائی تک ان سے برادرانہ اور دوستانہ تعلق قائم رہا۔ ناروے آنے کے بعد جب بھی ربوہ جاتا تو مکرم چوہدری صاحب سے ضرور ملنے جاتا آپ بہت محبت سے پیش آتے اور بہت خوشی کا اظہار کرتے اور ربوہ کی پرانی یادیں تازہ ہو جاتی تھیں۔ آپ بہت باوفا اور ہمدرد دوست تھے ہمیشہ ہر مشکل میں ساتھ دینے والے اور احسان کرنے والے اور جماعتی خدمات اور مالی قربانی میں نمایاں حصہ لینے والے تھے آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت حاصل ہوئی آپ محلّہ دارالعلوم شرقی کے صدر جماعت بھی رہے اور مکرم حکیم خورشید احمد صاحب سابق صدر عمومی کے دور میں اور بعد میں بھی نمایاں خدمات بجالانے کی بھی توفیق ملتی رہی آپ بہت دلیر اور مخلص احمدی تھے۔ خاکسار جب مجلس صحت ربوہ کبڈی کا صدر تھا تو اس دوران میرے ساتھ بہت تعاون کرتے رہے۔ میرے دور میں اللہ کے فضل سے ربوہ میں دو بار آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ ہوئے تھے۔ مکرم چوہدری صاحب ان کو کامیاب بنانے میں پورا ساتھ دیتے تھے۔ میرے ناروے آنے کے بعد یہ صدر کبڈی مجلس صحت مقرر ہوئے اور پھر ان کو بھی ٹورنامنٹ کروانے اور خدمت کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔

چوہدری رحمت علی صاحب کے متعلق مکرم نسیم سیفی صاحب نے ان کی زندگی میں ایک نوٹ لکھا تھا وہ فرماتے ہیں:۔

یہ وہ دوست ہیں جو ہمارے مقدمات کے آغاز سے لے کر اب تک ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ چنیوٹ ہمارے ساتھ جاتے ہیں یہاں عدالت میں ضمانتوں کے لئے ہماری مدد کرتے ہیں۔ دوڑ بھاگ کر کے دوستوں کو اکٹھا کر کے لاتے ہیں اور پھر آغاز میں جب ہم نے چنیوٹ جانا شروع کیا تو یہ انتظام بھی کرتے تھے کہ دو چار خدام ہمارے ساتھ جائیں۔ کیونکہ اس بات کا خطرہ تھا کہ ہم پر کوئی شخص حملہ نہ کر دے۔ بہرحال انہوں نے ہمارے ساتھ ہمارے مقدمات میں جو معاونت کی ہے وہ کسی طرح بھول نہیں سکتی۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ ان کی دکان کے پاس ہی ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت ہے اس لئے جب یہ ہمیں دیکھتے ہیں تو دفتر واپسی کے لئے یہ خود آ کر کہہ دیتے ہیں کہ آپ تانگہ نہ لیں میں اپنی گاڑی پر آپ کو لے جانا اپنے لئے شرف سمجھتا ہوں۔ یہ ان کی طرف سے ہماری عزت افزائی ہے اور ہم تو ان کے لئے ایسی باتوں کے واسطے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اولاد در اولاد کو خدمت دین کے جذبے سے معمور رکھے۔

(الفضل 29 دسمبر 1994ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم چوہدری صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اپنے پیاروں کے ساتھ رکھے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر122230 میں Saliu

ولد Sulaiman Otunla قوم........ پیشہ کسان عمر64 سال بیعت 1998ء ساکن Ijede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Saliu گواہ شد نمبر1 Saheed s/o Mikail گواہ شد نمبر2 Hassan S/o Akintola

مسل نمبر122231 میں Idayat Tullah

زوجہ Jamiu Bisanmi قوم...... پیشہ درزی عمر 44 سال بیعت 1993ء ساکن Ojokoro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 10 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Iday Atullah گواہ شد نمبر1 Airat S/o Gbadamosi گواہ شد نمبر2 Abdul Amlik S/o Sanusi

مسل نمبر122232 میں Saminu

ولد Yusuf قوم...... پیشہ سول ملازمت عمر 49 سال بیعت 1985ء ساکن Basorun ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 دسمبر 2011 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) Flat 6 Bedrooms-12 لاکھ Naira (2) Agr Land 4 Acr- 4 لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 65 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Saminu گواہ شد نمبر1 Ahmad S/o Abd Raheem گواہ شد نمبر2 Hammed S/o Olasunkhnai

مسل نمبر122233 میں Kamaludeen Oladele

ولد Adetunmobi قوم..... پیشہ ریٹائرڈ عمر 75 سال بیعت 1950ء ساکن Surulere ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Kamaludeen Oladele گواہ شد نمبر1 Abdul Qahhar S/o Olowohim گواہ شد نمبر2 Ibrahim S/o Adejimi

مسل نمبر122234 میں Abdul Hameed Tijani

ولد Erinfulami قوم .... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 76 سال بیعت 1965ء ساکن Pakoyi ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 ستمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) پلاٹ 75 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Abdul Hameed Tijani گواہ شد نمبر1 Hameed S/o Olasuwkakim گواہ شد نمبر2 Ahmad S/o Abd Raheem

مسل نمبر122235 میں Tajudeen

ولد Adebisi قوم..... پیشہ بڑھئی عمر 45 سال بیعت 1993ء ساکن Odo Oba ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Tajudeen گواہ شد نمبر1 Abdul Hakeem S/o Ariyo گواہ شد نمبر2 Ibraheem S/o Adejimi

مسل نمبر122236 میں Jamiu

ولد Akanbi قوم..... پیشہ غیر ہنرمند مزدوری عمر 44 سال بیعت 1986ء ساکن Odo Oba ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Jamiu گواہ شد نمبر1 Abdul Hakeem S/o Ariyo گواہ شد نمبر2 Ibraheem S/o Adejimi

مسل نمبر122237 میں Dauda

ولد Oduola قوم..... پیشہ ٹیکنیشن عمر 47 سال بیعت 1989ء ساکن Islam Abad Ibadan ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 جنوری 2009 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) پلاٹ 50By60Ft 1 لاکھ 50 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Dauda گواہ شد نمبر1 Abdul Hakeem S/o Ariyo گواہ شد نمبر2 Ibraheem S/o Adejimi

مسل نمبر122238 میں Fasasi Salman

ولد Fasasi قوم.... پیشہ ملازمتیں عمر 51 سال بیعت 1994ء ساکن Asaka ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Fasasi Salman گواہ شد نمبر1 Muneer S/o Odukunmojh Ismahal گواہ شد نمبر2 Bello S/o Ali Okukunmoju

مسل نمبر122239 میں Fausiat

زوجہ Ahmad Akorede قوم ..... پیشہ تجارت عمر 42 سال بیعت 1978ء ساکن Ibeshe ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Fausiat گواہ شد نمبر1 Abdul Hakeem S/o Showemina گواہ شد نمبر2 Saheed S/o Mikail

مسل نمبر122240 میں Khadijat Mesioyo

زوجہ Mesioye قوم..... پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت 1990ء ساکن Ibese ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Khadijat Mesioyo گواہ شد نمبر1 Sulaiman S/o Olditan گواہ شد نمبر2 Mufijtay S/o Adisn

مسل نمبر122241 میں Muhsinat

زوجہ Adebanjo قوم...... پیشہ استاد عمر 44 سال بیعت 1993ء ساکن Ijebu-Igbo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14 اگست 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 400 Naira اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Muhsinat گواہ شد نمبر1 Qasim S/o Rufai گواہ شد نمبر2 Razaq S/o Abd Rasheed

مسل نمبر122242 میں Qasim Dere

ولد Dere قوم..... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Apata ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 35 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Qasim Dere گواہ شد نمبر1 Dhunoorain S/o Bello گواہ شد نمبر2 Qasim S/o Oyekola

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جنوری 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم آفتاب احمد بٹ صاحب

مکرم آفتاب احمد بٹ صاحب آف لندن مورخہ 21 جنوری 2016ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم مکرم فضل الٰہی بٹ صاحب آف نیروبی کے بڑے بیٹے تھے جن کا تعلق کڑیانوالہ ضلع گجرات پاکستان سے تھا۔ آپ 1975ء میں نیروبی سے یوکے شفٹ ہوئے تھے۔ مرحوم نرم مزاج اور سب سے پیار کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ اپنی جواں عمری میں کینیا میں جماعتی کاموں، خاص طور پر خدمت خلق میں بہت خوشی سے حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے اور متعدد پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نثار احمد بٹ صاحب سابق سیکرٹری مال یوکے اور مکرمہ شفقت کھوکھر صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ یوکے کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

محترمہ قیصر احمد صاحبہ

محترمہ قیصر احمد صاحبہ اہلیہ محترم محمد احمد صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر تامل ناڈو و چنئی مورخہ 15 جنوری 2016ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء حضرت سید ارادت حسین صاحب کی پوتی اور حضرت سید وزارت حسین صاحب کی نواسی تھیں۔ مرحومہ کی شادی محترم محمد احمد صاحب آف چنئی سے ہوئی تھی جن کی وفات 2002ء میں ہوئی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، خوش مزاج، نرم زبان اور ہر ایک سے پیار اور محبت سے ملنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم شیراز احمد صاحب کو قادیان میں بطور ناظر تعلیم و نائب ناظر اعلیٰ خدمت بجالانے کی توفیق مل رہی ہے اور آپ کی بیٹی لجنہ اماء اللہ نارتھ لندن کی جنرل سیکرٹری اور لجنہ اماء اللہ East Region کی نائب صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مرحوم مربی سلسلہ مشرقی افریقہ حال ربوہ مورخہ 4 جنوری 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت میاں محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ آپ نے مشرقی افریقہ میں اپنے میاں کے ساتھ بڑی وفا اور وقف کی روح کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ یوگنڈا میں بطور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے وہاں ایک بڑی تعداد میں احمدی اور غیر از جماعت بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ ربوہ آنے کے بعد آپ 10 سال تک اپنے حلقہ دارالعلوم غربی کی صدر رہیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، اللہ پر توکل کرنے والی، بہت دعا گو، ہمسایوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نہایت کفایت شعار، بے حد مہمان نواز اور سلیقہ مند خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے بچوں کی نہایت عمدہ تربیت کی۔ صاحب رؤیا اور کشوف تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب

مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب آف نبی سر روڈ سندھ مورخہ 16 جنوری 2016ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو لمبا عرصہ سندھ میں جماعت کی زمینوں کی نگرانی کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنی جماعت کے صدر اور مجلس شوریٰ کے ممبر کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اسیر راہ مولا ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ متوکل علی اللہ تھے اور آپ کی خلافت سے محبت بے مثال تھی۔ نظام جماعت کی پابندی اور اطاعت کا خیال رکھتے۔ جماعتی تحریکات اور چندہ جات کی ادائیگی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ نماز با جماعت کی خاص پابندی کرتے اور بچوں کو بھی اس کی تحریک کیا کرتے تھے۔ غریب پرور، دوسروں کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے، نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کی ساری اولاد خدمت دین کی توفیق پا رہی ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اپاپا نائیجیریا کے والد تھے۔

مکرمہ کنول ناز صاحبہ

مکرمہ کنول ناز صاحبہ اہلیہ مکرم عتیق الرحمٰن صاحب جرمنی مورخہ 30 نومبر 2015ء کو 40 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ آپ لجنہ میں مقامی سطح پر سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری تعلیم کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر تاوقت بیماری خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ بچوں کو ترتیل کے ساتھ قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ ماہانہ آمدنی کے ملتے ہی سب سے پہلے چندہ ادا کیا کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، بہت شفیق ملنسار، ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں بڑے اہتمام اور شوق سے حصہ لیا کرتی تھیں اور وقت سے پہلے پہنچتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ

مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک غلام محمد صاحب مرحوم لالیاں مورخہ 30 دسمبر 2015ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت محمد یار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں اور مکرم ملک محمد خان صاحب سابق نائب افسر حفاظت خاص کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کے میاں اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ آپ کو کثیر تعداد میں اپنوں اور غیروں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، ہمدرد، ہر ایک کی خدمت کرنے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والی، خلافت کی شیدائی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ کی ساس تھیں۔

مکرم صوبیدار دین محمد بھٹی صاحب

مکرم صوبیدار دین محمد بھٹی صاحب سیالکوٹ کینٹ مورخہ 9 نومبر 2015ء کو وفات پا گئے۔ آپ نے تقریباً 20 سال جماعت سیالکوٹ کینٹ کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اپنی جماعت میں خوبصورت بیت الذکر اور مربی ہاؤس تعمیر کروانے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم نیک سیرت، ہمدرد، غریب پرور، احمدیت کے وفادار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ حلیمہ طاہرہ صاحبہ

مکرمہ حلیمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عبدالسمیع خان صاحب ربوہ مورخہ 5 جنوری 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری عبدالمومن صاحب کاٹھگڑھی کی بیٹی تھیں۔ جنہوں نے لمبا ناصر آباد اور محمود آباد سٹیٹس میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے وفا اور پیار کا تعلق تھا۔ نظام جماعت کی اطاعت گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور کی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆......☆☆☆......☆☆

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/ اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی او رمرکزی آرگن الفضل کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆......☆......☆

وردہ فیبرکس

لگ گئی لگ گئی وردہ پر سیل لگ گئی

جی ہاں وردہ پر نئی کولیکشن پر سیل لگ گئی ہے
کیونکہ اتنی سردی میں ہم ہی رکھ سکتے ہیں آپ کا خیال

پلاٹ برائے فروخت

پلاٹ رقبہ 15 مرلے برائے فروخت ہے
پانی بجلی گیس کی سہولت موجود ہے
دارالعلوم شرقی بالمقابل بیت الاحد ربوہ
رابطہ: 0341-6677107,0333-7212717

ٹھنڈ کیا آئی ربوہ کی بستی میں
لے جائیں گرم ورائٹی سستی میں
سیل۔ سیل۔ سیل

صاحب جی فیبرکس

ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310
www.sahibjee.com

خوشخبری

اب آپ کے شہر میں جدید نوعیت کا شادی ہال وینس کمپلیکس راجیکی روڈ
معیار اور مقدار کی ضمانت بکنگ کیلئے رابطہ کریں۔

نشیمن ٹینٹ سروس

چوہدری وسیم احمد
0333-6714312
0331-7723249,047-6215277

راستہ کا کانٹا ہٹا دینا نیکی ہے

صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے

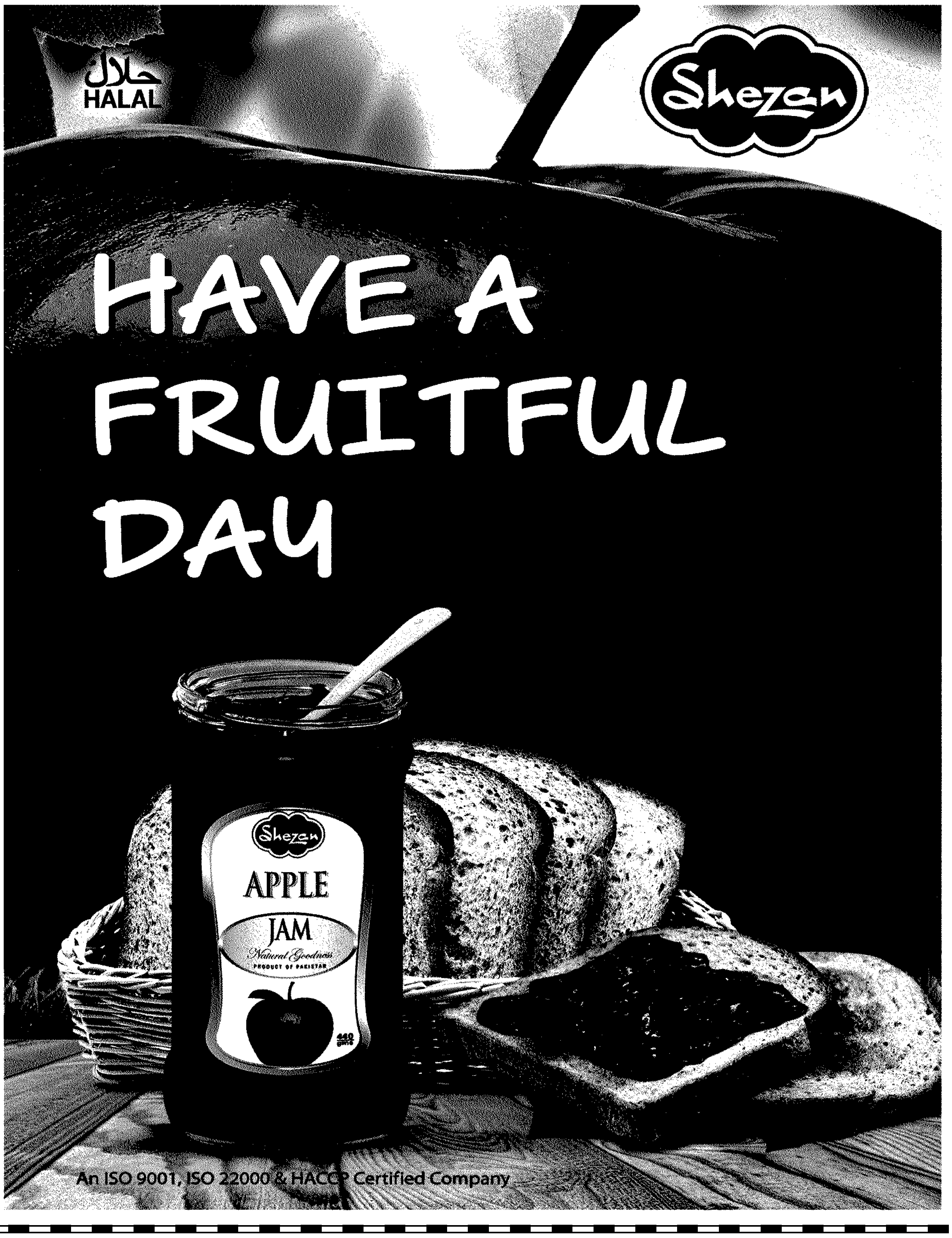

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 30 جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:43
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	19 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	7 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

30 جنوری 2016ء

7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء
8:20 am	دینی وفقہی مسائل
11:40 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 19 مئی 2012ء
1:40 pm	سوال وجواب
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:05 pm	راہ ہدیٰ Live
11:25 pm	گلشن وقف نو ناصرات

فاتح جیولرز

www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

آپ کا معروف ادارہ

ہیون ہاؤس پبلک سکول (رجسٹرڈ)

انگلش میڈیم (دارالصدر غربی۔ القمر)

خاص طور پر ہماری A1 نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں۔ جن میں داخلہ بھی آسان ہے۔
نئے داخلے یکم فروری سے 17 فروری تک

پرنسپل پروفیسر راجا نصراللہ خان
فون: 6211039

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام

بکنگ جاری ہے

رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10